سوال

(474) اللہ کے پاس اس ترک سنت کا کیا مواخذہ ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی شخص فرض نماز ادا کرے۔ اور سنت موکدہ یا غیر موکدہ ترک کردے تو خدا کے پاس اس ترک سنت کا کیا مواخذہ ہوگا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنتوں کی وضع رفع درجات کے لئے ہے۔ ترک سنن سے رفع درجات میں کمی رہتی ہے۔ مواخذہ نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ

شرفیہ

ترک سنن کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ گاہے بگاہے ترک ہوجایئں دوسری صورت یہ کہ ہمیشہ ترک کی جایئں اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ انکار رہے تو اس حدیث کا مصداق ہوگا۔

"قال رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن رغب عن سنتی فلیس منی" (متفق علیہ۔ مشکواۃ ج1 ص27)

دوسری حدیث میں ہے۔

"ستة لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی یجاب الی قولہ والتارک لسنتی" (مشکوۃ ص22 ج1)

دوسری صورت یہ کہ دوامی ترک بہ سبب تسائل ہو یہ آیت شریفہ

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي سورة آل عمران ٣١

کے خلاف ہے۔ نیز دوسری حدیث میں ہے۔

"عن ابی ہریرہ قالسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول مایحاسب العبد یوم القیامة من عملہ صلاتہ فان صحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انقص من

فریضنتہ شیَ قال الرب تبارکوتعالیا نظر واہل لعبدي من تطوع فیکمل بہا من الفرلایضنۃ ثم یکون ساء عملہ علی ذلک الی اخرہ" (رواہ ابوداود وسکت علیہ ہووالمنذري ورواہ ایضا ابوداود من روایۃ تمیم الداي رواہ باسناد صحیح وفی الباب عن انس عند الطبرانی فی الاوسطوالضیاء فی المختار قال فی السراج حدیث صحیح قالہ شیخ کذا فی تنفیع الرواۃ فی تخریج احادیث مشکوۃ ج 1 ص 248)

اورایسے لوگ شاذونادر ہی ہوں گے ۔ جس کے فرائض میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ لہذا طرق سنن دوامی طور پر ہویا اکثری ہوسب باعث خسران ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص628

محدث فتویٰ